سوال

(94)خسرے کے جنازہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر میت خسرہ ہو، اُس کی نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے ، یا ناجائز، کیا امام نماز پڑھائے یا نہ ، اگر پڑھائے تو امام کیا دعا پڑھے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خسرہ دو طرح کا ہوتا ہے ، ایک پیدائش اور ایک بناوٹی ، بناوٹی اگر اپنے پیشے سے توبہ کرے تو اُس کے نماز جنازہ میں کوئی شبہ نہیں ، کیونکہ وہ حقیقت میں مرد ہوتا ہے ، جس نے عورت کی شکل بنا کر سوال کا پیشہ اختیار کرلیا ہے ، اگر بغیر توبہ مر گیا ، تو دیکھا جائے ، اور معلوم کیا جائے کہ نماز کا پابند تھا ، تو اس صورت میں بھی نماز جنازہ ہو جاتی ہے ، لیکن تنبیہ کے طور پر نہ پڑھی جائے تو مناسب ہے ، جیسے رسول اللہ ﷺ نے مقروض کی اور خودکشی کرنے والے کی اور ماعز کی جس نے زنا کیا تھا ، نماز جنازہ نہیں پڑھی ، اگر بناوٹی خسرہ نماز نہیں پڑھتا تھا ، تو پھر بالکل نماز جنازہ نہ پڑھنی چاہیے ۔ کیونکہ بے نماز کافر ہے ۔

اگر خسرہ پیدائشی ہو تو اس کی حالت دیکھی جائے کہ مرد سے زیادہ مشابہ ہے یا عورت سے جس سے زیادہ مشابہ ہو اس کا حکم رکھتا ہے ، اگر مرد سے زیادہ مشابہ ہو تو مرد والی دعائیں پڑھی جائیں ، اور جنازہ پڑھانے کے وقت امام اس کے سر کے برابر کھڑا ہو اس کے درمیان میں اگر خسرہ عورت سے زیادہ مشابہ ہو تو عورت والی دعائیں ، اور جنازہ پڑھنے کے وقت امام اس کے درمیان میں کھڑا ہو یا سرین کے برابر ، کیونکہ جدھر کو ترجیح ہو ، اُدھر ہی کا حکم ہونا چاہیے ، اگر مرد عورت والی علامتیں برابر ہوں ، تو پھر اختیار ہے ، امام جون سی دعائیں چاہے پڑھے کیونکہ دونوں طرف برابر ہیں وراثت کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ مرد سمجھا جائے ، یا عورت ، راجح مذہب یہی ہے کہ آدھا حصہ اس مرد کا دیا جائے ، اور آدھا عورت کا چنانچہ کتب وراثت میں اس کی تفصیل ہے ۔ (عبد اللہ امرتسری روپڑی ۔ فتاویٰ اہل حدیث جلد ۲ ص ۴۵۱)

توضیح : ... مرد یا عورت کی دعاؤں میں فرق حدیث صریح سے ثابت نہیں ۔ جنازہ اور میت کا اطلاق جب مرد اور عورت دونوں پر صادق آتا ہے ، تو خسرہ کی دعاؤں میں تفریق کی کیا ضرورت ہے ۔ (سعیدی)

جلد05ص166

محدث فتویٰ